السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص اپنی اولاد یا بھائی کو قرآن مجید مع ترجمہ وقدرے صرف ونحو وعقائد وحدیث پڑھا کر علم انگریزی پڑھوائے وانگریزی کے ساتھ علم دینی بھی پڑھاتا جائے آیا یہ انگریزی پڑھوانا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کوئی زبان فی نفسہ مذموم نہیں ہے ہاں ناجائز بات بولنا خواہ کسی زبان میں ہوا البتہ مذموم ہے۔ زبانوں کا اختلاف اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَمِن ءايـٰتِهِ خَلقُ السَّمـٰوٰتِ وَالأَرضِ وَاختِلـٰفُ أَلسِنَتِكُم وَأَلوٰنِكُم... ٢٢ ... سورة الروم

یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے آسمان اورزمین کا بنانا اور تمھاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک امت میں یقیناً رسول بھیجا ہے اور جب کبھی کسی قوم کی طرف کوئی رسول بھیجا ہے تو اسی قوم کی زبان میں بھیجا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَقَد بَعَثنا فى كُلِّ أُمَّةٍ رَسولًا ... ٣٦ ... سورة النحل

"یعنی بے شبہ ہے اور بالیقین ہم نے ایک امت میں ایک رسول بھیجا ہے۔"

نیز فرماتا ہے :

وَما أَرسَلنا مِن رَسولٍ إِلّا بِلِسانِ قَومِهِ ... ٤ ... سورة ابراهيم

"یعنی ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی قوم کی زبان میں۔"

ان آیات سے بخوبی ثابت ہے کہ انگریزوں کی طرف بھی بالیقین کوئی رسول بھیجا گیا ہے اور جو رسول بھیجا گیا ہے انھیں کی زبان میں بھیجا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ کوئی زبان انگریزی ہو یا اور کوئی فی نفسہ مذموم نہیں ہے اس سے ثابت ہوا فی نفسہ کسی زبان کا سیکھنا یا سکھانا ممنوع نہیں ہے بلکہ اگر کسی زبان کے سیکھنے یا سکھانے سے کوئی نیک غرض متعلق ہو تو اس کا سیکھنا یا سکھانا موجب اجر وثواب ہے۔

ن زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یتعلم کتاب الیھود حتی کتبت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کتبہ واقراتہ کتبھم اذا کتبوا الیہ[1] (رواہ البخاری)

یعنی زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم کیا کہ یہودیوں کا لکھنا سیکھ لیں انھوں نے یہودیوں کا لکھنا سیکھ لیا یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط یہودیوں کے پاس لکھ بھیجتے اور یہودیوں کے خطوط جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو ان کو پڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیتے۔ (بخاری شریف مطبوعہ احمدی 1068/2)

---

[1]۔ صحیح البخاری مع فتح الباری (186/13) امام البخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث تعلیقاً ذکر کی ہے البتہ امام ابوداود (3645) اور امام ترمذی (2715) نے اسے موصولاً روایت کیا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05